Gmail

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

FW: FATWA

Shoaib Khilji <shoaib.shk@hotmail.com> **26 May 2011 01:42**
To: daruliftadarululoom@gmail.com

السلام و علیکم، میرا سوال یہ ھے کے کیا بینک میں نوکری کرنا صحیح ھے یا نہیں؟

یا کوئ اور یا اسلامک بینک(hbl, bank alfalah,) کسی بھی بینک میں میں؟

اور اس نوکری میں میرا براہ راست تعلق فنانس سے نہ ہو بلکہ دوسرے شعبے سے ہو جیسا کے ایچ-آر ڈیپارٹمنٹ یا آئ-ٹی ڈیپارٹمنٹ یا اسی طرح دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے ہو تو کیا یہ صحیح ھے ؟ کیوں کہ براہ راست تعلق سودی کام سے نہ ہو گا۔

برائے مہربانی مفتی تقی عثمانی صاحب رہنمائ فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليًا

جو غیر سودی بینک مستند علماء کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں ان میں نوکری کرنا جائز ہے البتہ سودی بینک اور سودی شعبہ جات میں نوکری کرنے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر ملازمت کا تعلق سودی لین دین یا سودی لکھت پڑھت وغیرہ سے نہ ہو مثلاً چوکیداری یا ڈرائیوری کی نوکری وغیرہ ہو تو اس ملازمت کی گنجائش ہے اور اس پر ملنے والی تنخواہ بھی حلال ہے اور اگر ملازمت کا تعلق سودی لین دین یا سودی لکھت پڑھت وغیرہ سے ہو مثلاً سودی قرضہ فراہم کرنا، بینک کیلئے سودی لین دین کی پالیسی بنانا وغیرہ تو یہ ملازمت ناجائز ہے اور اس پر ملنے والی تنخواہ بھی ناجائز ہے۔

سودی بینکوں کے اکثر معاملات چونکہ ناجائز ہیں اور موجودہ صورتحال میں ان اداروں میں وقوع پذیر ہونے والے سودی معاملات کا دارومدار آئی-ٹی سسٹم پر ہے لہٰذا آئی-ٹی ڈیپارٹمنٹ میں نوکری کرنا، سودی معاملات میں قریبی معاونت کرنا ہے جو کہ شرعی اعتبار سے معصیت (گناہ) کا سببِ قریب ہے لہٰذا سودی بینکوں کے آئی-ٹی ڈیپارٹمنٹ میں نوکری کرنا جائز نہیں ہے (مأخذهٔ التبویب ۹۳۶/۵۶) اور اسی طرح ایچ-آر ڈیپارٹمنٹ میں بھی اگر سودی معاملات طے کیے جاتے ہوں یا سودی معاملات میں یہ ڈیپارٹمنٹ سببِ قریب کا درجہ رکھتا ہو تو اس میں بھی ملازمت جائز نہیں۔

فی جوهر الفقه: (۲/۴۴۳)

وان لم يكن محركا وداعيا بل موصلا محضا وهو مع ذلك سبب قريب بحيث لا يحتاج فى اقامة المعصية به الى احداث صنعة من الفاعل كبيع السلاح من اهل الفتنة وبيع العصير ممن يتخذه خمرا او بيع الامرد ممن يعصى به واجارة البيت ممن يبيع فيه الخمر او يتخذها كنيسة او بيت نار وامثالها فكله مكروه تحريما بشرط ان يعلم به البائع والآجر من دون تصريح به باللسان فانه ان لم يعلم كان معذورا وان علم وصرح كان داخلا فى الاعانة المحرمة۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حماد خورشید

بندہ حماد خورشید عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۹/رجب/۱۴۳۲ھ

۱۲/جون/۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۱۰/رجب/۱۴۳۲ھ

مفتی

دار الافتاء

فتوی ۲۷/۱۳۶۷

مورخہ ۱۰/۷/۳۲ھ

۱۳/۶/۲۰۱۱

الجواب صحیح

۱۰/۷/۳۲ھ